آغاز داستان

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا وہ شہنشاہ گیتی پناہ

بہت حشمت و جاہ و مال و منال
بہت فوج سے اپنی فرخندہ حال

کئی بادشاہ اُس کو دیتے تھے باج[1]
خطا و ختن[2] سے وہ لیتا خراج

کوئی دیکھتا آکے جب اس کی فوج
تو کہتا کہ ہے بحرِ ہستی کی موج

طویلے کے اُس کے جو ادنیٰ تھے خر[3]
اُنھیں نعلبندی[4] میں ملتا تھا زر

جہاں تک کہ سرکش تھے اطراف کے
وہ اس شہ کے رہتے تھے قدموں لگے

رعیت تھی آسودہ و بے خطر
نہ غم مفلسی کا نہ چوری کا ڈر

عجب شہر تھا اُس کا مینو سواد[5]
کہ قدرت خدائی کی آتی تھی یاد

لگے تھے ہر اک جا پہ واں سنگ و خشت
ہر اک کوچہ اُس کا تھا رشکِ بہشت

زمیں سبز و سیراب عالم تمام
نظر کو طراوت وہاں صبح و شام

عمارت تھی گچ کی وہاں بیشتر
کہ گذرے صفائی سے جس پر نظر

کہیں چاہ منبع کہیں حوض و نہر
ہر اک جا پہ آبِ لطافت کی لہر

کروں اُس کی وسعت کا کیا میں بیاں
کہ جوں اصفہاں[6] تھا وہ نصفِ جہاں

ہنرمند واں اہل حرفہ تمام
ہر اک نوع کی خلق کا ازدحام

لہ باج بمحصول۔ خطا و ختن۔ دو شہروں کے نام ۲ لہ کم رتبہ آدمی ۱۲ ۳ لہ گھوڑے کی نعل جڑنا ۱۲ ۴ لہ بہشت کی سی رونق ۱۲ ۵ لہ اصفہان عراق کا ایک مشہور و معروف شہر جہاں کی تلوار اور سرمہ مشہور ہیں ۱۲۔ آسی

یہ دلچسپ بازار تھا چوک کا
کہ ٹھہرے جہاں پر وہیں دل لگا

جہاں تک کہ رستے تھے بازار کے
کہے تو کہ تختے تھے گلزار کے

وہ پختہ مکانوں کے دیوار و در
سپیدی پہ جس کی نہ ٹھہرے نظر

صفا پر جو اُس کی نظر کر گئے
اُسے دیکھ کر سنگ مرمر گئے

کہوں قلعہ کی اُس کی ہیں کیا شکوہ
گئے دب بلندی کو دیکھ اُس کی کوہ

وہ دولت سرا خانۂ نور تھا
سدا عیش و عشرت سے معمور تھا

ہمیشہ خوشی رات دن سیر باغ
نہ دیکھا کسی دل پہ جز لالہ داغ

سدا عیش و عشرت سدا راگ رنگ
نہ تھا زیست سے اپنی کوئی بتنگ

غنی واں ہوا جو کہ آیا تباہ
عجب شہر تھا وہ عجب بادشاہ

نہ دیکھا کسی نے کوئی واں فقیر
ہوئے اُس کی دولت سے گھر گھر امیر

کہاں تک کہوں اُس کا جاہ و حشم
محل و مکاں اُس کا رشکِ ارم[1]

سدا ماہرویوں سے صحبت اُسے
سدا جامہ زیبوں سے رغبت اُسے

ہزاروں پری پیکر اُس کے غلام
کمربستہ خدمت میں حاضر مدام

کسی طرح کا وہ نہ رکھتا تھا غم
مگر ایک اولاد کا تھا الم

اسی بات کا اُس کے تھا دل پہ داغ
نہ رکھتا تھا وہ اپنے گھر کا چراغ

دنوں[2] کا عجب اُس کے یہ پھیر تھا
کہ اُس روشنی پر یہ اندھیر تھا

وزیروں کو اک روز اُس نے بلا
جو کچھ دل کا احوال تھا سو کہا

کہ میں کیا کروں گا یہ مال و منال
فقیری کا ہے میرے دل کو خیال

لہ شداد کی بنائی ہوئی جنت ۱۲ ۲ لہ دنوں کا پھیر گردش قسمت ۱۲ آسی

فقیر اب نہ ہوں تو کروں کیا علاج — نہ پیدا ہوا وارثِ تخت و تاج
جوانی تو میری گئی اب گذر — نمودار پیری ہوئی سربسر
دریغا[1] کہ عہدِ جوانی گذشت — جوانی مگو زندگانی گذشت
بہت ملک پر جان کھویا کیا — بہت فکرِ دنیا میں سویا کیا
زہے[2] بے تمیزی و بے حاصلی — کہ از فکرِ دنیا و دیں غافلی
وزیروں نے کی عرض کاے[3] آفتاب — نہ ہو ذرہ تجھ کو کبھی اضطراب
فقیری جو کیجئے تو دنیا کے ساتھ — نہیں خوب جانا اُدھر خالی ہاتھ
کرو سلطنت لیکن اعمال نیک — کہ تا دو جہاں میں رہے حال نیک
جو عاقل ہوں وہ سوچ میں ٹک[4] رہیں — کہ ایسا نہ ہووے کہ پھر سب کہیں
تو کار زمیں را نکو ساختی[5] — کہ با آسماں نیز پرداختی
یہ دنیا جو ہے مزرع[6] آخرت — فقیری میں ضائع کرو اس کو مت
عبادت سے اس کشت[7] کو آب دو — کہ واں جا کے خرمن بھی تیار لو
رکھو یاد عدل و سخاوت کی بات — کہ اس فیض سے ہے تمھاری نجات
مگر ہاں جو اولاد کا ہے یہ غم — سو اس کا تردد بھی کرتے ہیں ہم
عجب کیا کہ ہووے تمھارے خلف[8] — کرو تم نہ اوقات اپنی تلف

[1] افسوس کہ جوانی کا زمانہ گذر گیا جوانی کیوں کہو زندگی ہی گذر گئی ۱۲ آسی [2] ترجمہ تو عجب بے تمیز اور فضول آدمی ہے کہ دنیا اور دین کی فکر سے تو غافل ہے ۱۲ [3] کاے ۔ کہ اے ۱۲ [4] ٹک ۔ ذرا ۱۲ [5] ترجمہ تو نے دنیا کا کام خوب بنایا ہے۔ کہ آسمان کی طرف توجہ کی ہے ۱۲ [6] مزرع ۔ کھیت ۔ کھیتی ۱۲ [7] کشت ۔ کھیتی ۱۲ [8] خلف لڑکا باپ کا قائم مقام ۱۲ آسی

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو — کہ قرآن میں آیا ہے لاتقنطوا[1]
بلاتے ہیں ہم اہلِ تنجیم[2] کو — نصیبوں کو اپنے ذرا دیکھ لو
تسلی تو دی شاہ کو اس نمط[3] — ولے اہلِ تنجیم کو بھیجے خط
نجومی و رمال اور برہمن — غرض یاد تھا جن کو اس ڈھب کا فن
بلا کر انھیں شہ کنے[4] لے گئے — جوں ہی روبرو سب وہ شہ کے گئے
پڑا جب نظر وہ شہ تاج و تخت — دعا دی کہ ہوں شہ کے بیدار بخت
کیا قاعدے سے ٹھہر کر سلام — کہا شہ نے میں تم سے رکھتا ہوں کام
نکالو ذرا اپنی اپنی کتاب — مرا ہے سوال اس کا لکھو جواب
نصیبوں میں دیکھو تو میرے کہیں — کسی سے بھی اولاد ہے یا نہیں
یہ سن کر وہ رمال طالع شناس — لگے کھینچنے زائچے[5] بے قیاس
دھری تختی آگے لیا قرعہ ہاتھ — لگا دھیان اولاد کا اس کے ساتھ
جو پھینکیں تو شکلیں کئی بیٹھیں مل — کئی شکل سے دل گیا اُن کا کھل
جماعت نے رمال کی عرض کی — کہ ہے گھر میں امید[6] کی کچھ خوشی
یہ سن ہم سے اے عالموں کے شفیق — بہت ہم نے تکرار کی ہر طریق
بیاض اپنی دیکھی جو اس رمل کی — تو ایک ایک نقطہ ہے فرد خوشی
ہے اس بات پر اجتماع تمام — کہ طالع میں فرزند ہے تیرے نام

[1] لاتقنطوا من رحمۃ اللہ خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو ۱۲ [2] اہل تنجیم ۔ نجومی ستارہ شناس ۱۲ [3] نمط ۔ طرح ۔ آسی [4] کنے ۔ پاس ۱۲ [5] زائچہ ۔ جنم پترا ۔ وہ شکلیں جو رمال سوال کا جواب دیتے وقت بناتے ہیں ۱۲ [6] امید ۔ حمل ۱۲

زن[1] وزوج کی شکل میں ہے فرح / پیا کرے وصل کا تو قدح
نجومی بھی کہنے لگے در جواب / کہ ہم نے بھی دیکھی ہے اپنی کتاب
نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل / عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل[2]
ستارے نے طالع نے بدلے ہیں طور / خوشی کا کوئی دم میں آتا ہے دَور
نظر کی جو تسدیس[3] و تثلیث[4] پر / تو دیکھا کہ ہے نیک سب کی نظر
کیا پنڈتوں نے جو اپنا بچار[5] / جب / تو کچھ انگلیوں پر کیا پھر شمار
جنم پترا شاہ کا دیکھ کر / تلا[6] اور برچھیک[7] پر کر نظر
کہا رام جی کی ہے تجھ پر دیا[8] / چندرماں[9] سا بالک[10] ترے ہووے گا
نکلتے ہیں اب تو خوشی کے بچن[11] / نہ ہو گر خوشی تو نہیں برہمن

۱ نام اشکال رمل کا ۱۲ ۲ ایک ستارہ جس کو منحوس بتایا جاتا ہے ۱۲ آسی ۳ تسدیس اہل نجوم کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ دو ستاروں کے درمیان میں برج یاگیارہ کا فاصلہ ہو جیسے قمر حمل میں ہو اور مشتری جوزا میں یا قمر جوزا میں ہو اور مشتری حمل میں اور یہ نیم دوستی ہے اور اس کو تسدیس اس لیے کہتے ہیں کہ قمر اور دوسرے ستارے میں ساٹھ درجہ کا فاصلہ ہے جو آسمان کا چھٹا حصہ ہوتا ہے ۱۲ ۴ تثلیث اصطلاح اہل نجوم میں قمر کا سعد ستارہ کے ساتھ پانچ یا نو برجوں کے فاصلہ پر ہونا جیسے قمر حمل میں ہو اور مشتری اسد میں۔ یا مشتری قوس میں ہو اس صورت میں حمل سے اسد تک پانچ اور حمل سے قوس تک نو خانہ ہیں ان سے نظر دوستی تمام کا پتہ دیتی ہے اور یہ ستارہ سعد خادم اور ناظر سمجھا جائے گا اور اس کو تثلیث اس سبب سے کہتے ہیں کہ قمر اور سعد میں فاصلہ بحساب درجات آسمان کا تیسرا حصہ ہوتا ہے ۱۲ ۵ فکر۔ غور ۱۲ ۶ تلا برج میزان ۱۲ ۷ برچھک برج عقرب ۱۲ ۸ دیا۔ مہربانی ۱۲ ۹ چندرماں۔ چاندسا ۱۲ ۱۰ بالک۔ لڑکا۔ ۱۱ بچن۔ باتیں ۱۲ آسی

مہاراج کے ہوں گے مقصد شتاب / کہ آیا ہے اب پانچواں[1] آفتاب
نصیبوں نے کی آپ کے یاوری / کہ آئی ہے اب ساتویں[2] مشتری
مقرر ترے چاہیے ہو پسر / کہ دیتی ہے یوں اپنی پوتھی[3] خبر
ولیکن مقدر ہے کچھ اور بھی / کہ ہیں اس بھلے میں بُرے طور بھی
یہ لڑکا تو ہوگا ولے کیا کہیں / خطر ہے اسے بارھویں برس میں
نہ آئے یہ خورشید بالائے بام / بلندی سے خطرہ ہے اُس کو تمام
نہ نکلے یہ بارہ برس رشک مہ / رہے برج میں یہ مہ چار دہ
کہا سُن کے یہ شہ نے اُن کے تئیں / کہو جی کا خطرہ تو اس کو نہیں
کہا جان کی سب طرح خیر ہے / مگر دشت غربت کی کچھ سیر ہے
کوئی اُس پہ عاشق ہو جن و پری / کوئی اس کی معشوق ہو استری[4]
کچھ ایسا نکلتا ہے پوتھی میں اب / خرابی ہو اس پر کسی کے سبب
ہوئی کچھ خوشی شہ کو اور کچھ الم / کہ دنیا میں توام ہے شادی و غم
کہا شہ نے اس پر نہیں اعتبار / جو چاہے کرے میرا پروردگار
یہ فرما محل میں درآمد ہوئے / منجم وہاں سے برآمد ہوئے
خدا پر زبس اس کو تھا اعتقاد / لگا مانگنے اپنے حق سے مراد
خدا سے لگا کرنے وہ التجا / لگا آپ مسجد میں رکھنے دیا[5]
نکالا مراد دل کا آخر سراغ[6] / لگائی اُدھر لو[عہ] تو پایا چراغ

۱ علامت خوشی بحساب نجوم ۱۲ ۲ علامت سرور بحساب نجوم ۱۲ ۳ پوتھی سے مراد یہاں پترہ یا نجوم کی کتاب ہے ۱۲ ۴ استری۔ عورت ۱۲ ۵ دیا۔ چراغ ۱۲ ۶ سراغ۔ کھوج ۱۲ عہ بمعنی توجہ ۱۲

سحاب کرم نے کیا جو اثر / ہوئی کشت اُمید کی بار ور
اُسی سال میں یہ تماشا سنو / رہا حمل اک زوجۂ شاہ کو
جو کچھ دل پہ گذرے تھے رنج و تعب / مبدل ہوئے وہ خوشی ساتھ سب

داستان تولد ہونے شاہزادۂ بینظیر کی

خوشی سے پلا مجھ کو ساقی شراب / کوئی دم میں بجتا ہے چنگ و رباب
کروں نغمۂ تہنیت کو شروع / کہ اک نیک اختر کرے ہے طلوع
گئے نو مہینے جب اُس پر گذر / تولد ہوا شہ کے گھر میں پسر
عجب صاحب حسن پیدا ہوا / جسے مہر و مہ دیکھ شیدا ہوا
نظر کو نہ ہو حسن پر اُس کے تاب / اُسے دیکھ بیتاب ہو آفتاب
ہوا وہ جو اس شکل سے دلپذیر / رکھا نام اُس کا شہ بے نظیر
خواصوں نے خواجہ سراؤں نے جا / کئی نذریں گذرانیاں اور کہا
مبارک تجھے اے شہ نیک بخت / کہ پیدا ہوا وارثِ تاج و تخت
سکندر نژاد اور دارا حشم / فلک مرتبت اور عطارد رقم

۱ تماشا سے مراد یہاں عجیب بات ہے ۱۲ ۲ چنگ ایک ستار کی قسم کا باجا۔ رباب سارنگی کی قسم کا ایک باجا ۱۲ ۳ تہنیت۔ مبارکباد ۱۲ ۴ خواص۔ وہ مرد یا عورتیں جو مصاحبت کا کام کرتی یا خاص خدمتوں پر متعین ہوتی تھیں ۱۲ ۵ خواجہ سرا۔ ایک قسم کے زنانے جو شاہی محلات میں مختلف خدمات انجام دیتے تھے ۱۲ ۶ نذر۔ وہ تحفہ جو بڑے لوگوں امرا، بادشاہوں وغیرہ کو بطور پیشکش دیا جائے ۱۲ ۷ گذرانیاں زبان قدیم ہے آجکل گذرانیں کہتے ہیں ۱۲

رہے اُس کی اقلیم زیر نگیں / غلامی کریں اس کی خاقان چین
یہ سنتے ہی مژدہ بچھا جا نماز / کیے لاکھ سجدے کہ اے بے نیاز
تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار / نہ ہو تجھ سے مایوس اُمیدوار
دوگانہ غرض شکر کا کر ادا / تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
وہ نذریں خواصوں کی خوجوں کی لے / انھیں خلعت و زر کا انعام دے
کہا جاؤ جو کچھ کہ درکار ہو / کہو خانساماں سے تیار ہو
نقیبوں کو بلوا کے یہ کہہ دیا / کہ نقار خانے میں دو حکم جا
کہ نوبت خوشی کی بجاویں تمام / خبر سن کے یہ شاد ہوں خاص و عام
یہ مژدہ جو پہونچا تو نقارچی / لگا ہر جگہ بادلہ اور زری
بنا ٹھاٹھ نقار خانے کا سب / مہیا کر اسباب عیش و طرب
غلاف اُن پہ بانا پُر زر کے ٹانک / شتابی سے نقاروں کو سینک سانک
دیا چوب کو پہلے بم سے ملا / لگی پھیلنے ہر طرف کو صدا
کہا زیر نے بم سے بہر شگوں / کہ دوں دوں خوشی کی خبر کیوں نہ دوں
بجے شادیانے جو واں اُس گھڑی / ہوئی گرد و پیش آکے خلقت کھڑی
بہم مل کے بیٹھے جو شہنا نواز / بنا منہ سے بھر کی لگا اُس پہ ساز

۱ بار۔ دیر ۱۲ ۲ دوگانہ۔ دو رکعت ۱۲ ۳ نوبت بجنا۔ نقارے بجنا ۱۲ ۴ بادلہ۔ ایک قسم کا کپڑا جو ریشم اور چاندی کے تاروں سے بنا جاتا ہے۔ نقارچی زینت کے لیے اپنے نقاروں پر اس کو لپیٹتے ہیں ۵ ٹھاٹ بطور طریقہ۔ طرز۔ دھوم دھام۔ سامان۔ زینت۔ آرایش ۱۲ ۶ زیر نیچا سُر۔ بم اونچا سُر ۱۲ ۷ نوبت جو شادی میں بجائی جاتی ہے۔ وہ آواز جو سب باجوں سے مجتمع ہو کر نکلتی ہے ۱۲ ۸ شہنا نواز شہنائی بجانے والا ۱۲۔ آسی